یادنامۂ



عالمِ ربّانی حجۃ الاسلام والمسلمین علاّمہ

سیّد ذیشان حیدر جوادی (طاب ثراہ)

یادنامۂ

عالمِ ربانی حجۃ الاسلام والمسلمین علاّمۂ

سیّد ذیشان حیدر جوادی

(طاب ثراہ)



منجانب: مجمع جہانی اہل بیت (علیہم السلام)





کتابچہ کا نام : ———— یادنامۂ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

ترتیب و ناشر : ———— مجمع جہانی اہل بیت (ع)

ترجمہ و خطاطی : ———— سید قلبی حسین رضوی

نظر ثانی و ایڈیٹ : ———— جناب سید احتشام عباس زیدی

سال طبع : ———— ربیع الاول سنہ ۱۴۲۱ھ

مقدّمہ

باسمہ تعالیٰ

علاّمہ سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ ہندوستان کے ایک ممتاز عالم دین اور عالم تشیع کی ایک مشہور و معروف شخصیت تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و تبلیغ میں صرف کی اور سنہ ۱۴۲۱ھ کے عصر عاشورا کو شہر ابوظبی میں اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔

مرحوم علاّمہ جوادی کی رحلت کی خبر سنتے ہی ولی امر مسلمین حضرت آیت اللہ العظمیٰ سیّد علی خامنہ ای مدظلّہ العالی کی طرف سے ایک تعزیت نامہ جاری کیا گیا۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے اس جلیل القدر عالم دین کے اعزاز میں ان کے گراں قدر دینی خدمات کی قدر دانی کے طور پر یہ "یادنامہ" شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مرحوم کے لئے رحمت و مغفرت کی آرزو کے ساتھ دعا ہے کہ خداوند متعال مکتب اہل بیت علیہم السلام کی خدمت گذاری کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔



اس کتابچہ میں مرحوم علامہ ذیشان حیدر جوادی کی رحلت پر رہبر معظم انقلاب کا تعزیتی پیغام، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کا تعزیتی پیغام اور مرحوم کی سوانح حیات کا ایک بہت مختصر خاکہ ہے۔ امید ہے اس جلیل القدر عالم دین کی تجلیل کے طور پر یہ ایک مثبت قدم ثابت ہو گا۔

مجمع جہانی اہل بیت ؑ

اسلامی انقلاب کے رہبر حضرتِ آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای مدظلہ العالی

کا

تعزیتی پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

عالم جلیل حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید ذیشان حیدر جوادی (طاب ثراہ) کی رحلت کی خبر میرے لئے غم و اندوہ کا باعث ہوئی۔ مرحوم نے قلم و بیان اور اسلامی اداروں کی تاسیس کے ذریعہ اپنی بابرکت زندگی کو اسلام و مسلمین خصوصاً اہل بیتؑ کے مذہب حقہ کی خدمت میں صرف کر دیا۔

اس عالیقدر عالم دین کی وفات پر میں ہندوستان کے مسلمانوں، علماء، اس ملک کے دینی مدارس، خصوصاً ان کے پسماندگان اور ان کے فرزندوں کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور بارگاہ الٰہی سے دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کو رحمت و مغفرت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر و اجر جزیل عطا کرے۔

سیّد علی خامنہ ای

۱۱، محرم الحرام ۱۴۲۱ھ

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

کا

تعزیتی پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنّا للهِ وإنّا إليهِ راجعون

قرآن کریم کے عظیم مفسر، شیعیان برصغیر ہند کے جلیل القدر عالم دین اور خطیب حجۃ الاسلام والمسلمین علاّمہ ذیشان حیدر جوادی، رکن مجمع عمومی مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کی ناگہانی رحلت کی خبر نے اہل بیت علیہم السلام کے پیروکاروں کے دلوں کو رنج وغم سے لبریز کر دیا۔ آپ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے حقیقی شیدائی تھے، اسی لئے آپ متحدہ امارات کے مرکزی شہر ابوظبی میں عصر عاشورا کو عزاداری کے مراسم انجام دینے کے بعد سکتہ قلبی کے عارضہ میں اپنے آقا اور مالک حقیقی سے جاملے۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام اس جانکاہ مصیبت پر حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بارگاہ، اسلامی انقلاب کے رہبر، مرحوم کے اہل خانہ، دنیا بھر کے شیعوں خصوصاً برصغیر ہندوستان کے شیعوں کی خدمت میں تسلیت و تعزیت پیش کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں دست بہ دعا ہے کہ وہ مرحوم کو بلند درجات مرحمت فرمائے۔

مجمع جہانی اہل بیت (ع)

علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

کی

حیات کا ایک جائزہ

«اذا مات العالم ثلم فی الاسلام ثلمة لا یسدها شیء»

علامہ سید ذیشان حیدر جوادی ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ریاست اتر پردیش کے شہر الہ آباد کے نزدیک "کراری" نام ایک قصبہ کے ایک علمی و مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد جناب مولوی سید محمد جواد اس علاقہ کے نامور عالم دین شمار ہوتے تھے، جو ناظمیہ کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد "شہر بارہ بنکی" کے ایک مدرسہ میں تیس سال تک عربی و فارسی پڑھانے میں مشغول تھے اور اس شہر کے امام جماعت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔

علامہ جوادی نے تین سال کی عمر میں اپنے آبائی قصبہ کے "امجدیہ مدرسہ" میں ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا۔ اور ۸ سال کی عمر میں شہر لکھنو کے مدرسہ علمیہ ناظمیہ میں

داخلہ لیا۔ دینی علم پڑھنے میں انتہائی دلچسپی اور غیر معمولی مستقل مزاجی و ثابت قدمی کے نتیجہ میں انہوں نے صرف ۵ سال کی مدت میں اس مدرسہ کے مرسوم درجات یعنی مولوی عالم اور قابل کے امتحانات پاس کئے۔

جناب آقای شیخ محمد تقی آل راضی کے ذریعہ کئے گئے قرآنی استخارہ کی اس آیہ کریمہ "«اذ تمشی اختک فتقول هل ادلکم علی من یکفله فرجعناک الی امک کی تقر عینها و لا تحزن و قتلت نفسا فنجیناک من الغم و فتناک فتونا فلبثت سنین فی اهل مدین ثم جئت علی قدر یا موسی»" کے نتیجہ میں ۱۷ سالہ علامہ جوادی دینی تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ نجف اشرف روانہ ہوئے، جہاں پہلے سے ہی ان کی بہن اور بہنوئی مقیم تھے۔

نجف اشرف میں علامہ نے جناب مدرس افغانی کے دروس سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ اس کے بعد آیت اللہ شیخ تقی آل راضی اور آیت اللہ راستی کاشانی کے دروس میں شرکت کی۔ سطحیات کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے بعد حضرات آیات عظام سید محسن حکیم، سید ابوالقاسم خوئی، شہید سید محمد باقر الصدر اور شہید مدنی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے کسب فیض کیا۔ وہ آیت اللہ شہید باقر الصدرؒ کے قابل اعتماد شاگردوں میں شمار ہوتے تھے اور اپنے استاد کی طرف سے خصوصی تعلیم و تربیت

کے شرف سے بہرہ مند ہوتے تھے اور استاد شہید انھیں "میرے پیارے بیٹے! " کہکر خطاب کرتے تھے۔

علامہ جوادی نجف اشرف میں دس سال تک فقہ، اصول، فلسفہ، عرفان، تفسیر عقاید، اخلاق، تاریخ اور دیگر علوم سے مستفید ہونے کے بعد اپنے استاد آیت اللہ شہید صدر (قدس سرہ) سے اجازہ لے کر ۱۹۶۵ء میں اپنے وطن ہندوستان لوٹے۔ آپ نے آیہ شریفہ "وانذر عشیرتک الاقربین" پر عمل کرتے ہوئے اپنی سرگرمیوں کا آغاز شہر الہ آباد کے محلہ شاہ اجمل میں واقع "مسجد قاضی جی" سے کیا اور "مرکز حسینی الہ آباد" کی بنیاد ڈالی۔

انہوں نے ۱۵ ر جمادی الاول ۱۴۸۸ھ کو ہندوستان کی عظیم شخصیتوں حضرات حجج اسلام سید ظفر الحسن رضوی، سعادت حسین خان، سید صفی محمد عابدی، سید غلام عسکری اور سید کرار حسین (رحمۃ اللہ علیہم) کے ساتھ ادارہ "تنظیم المکاتب ہند" کی داغ بیل ڈالی اور اس ادارہ کی روز افزوں ترقی میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ مولانا غلام عسکری صاحب مرحوم کی وفات کے بعد علامہ نے اس ادارہ کی قیادت اس حالت میں سنبھالی جبکہ اس ادارہ کے تحت ۹۰۰ مکاتب میں ۳۲۲۰۰ دینی طالب علموں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ تین دینی مدارس بھی چل رہے تھے۔ آپ

زندگی کے آخری لمحات تک "ادارۂ تنظیم المکاتب" کی قیادت کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔ بے شک "ادارۂ تنظیم المکاتب" نے ہندوستان کے دور ترین علاقوں میں شیعہ بچوں کی دینی تعلیم و تربیت میں نمایاں اور قابل قدر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

علامہ جوادی نے ۱۳۹۸ھ میں امارات میں مقیم اردو بولنے والے شیعوں کی دعوت اور ان کے اصرار پر ابوظبی ہجرت کی اور ۲۱ سال تک "مسجد رسول اکرمؐ" کی امامت کی ذمہ داری کو نبھایا، "مرکز حسینی ابوظبی" کی بنیاد ڈالی اور متحدہ عرب امارات میں مذہب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و تبلیغ میں مؤثر کردار ادا کیا۔ امارات میں قیام کے دوران ہرگز اپنے وطن کے شیعوں کے مسائل سے غافل نہ رہے۔

انہوں نے ۱۴۰۴ھ میں الہ آباد میں مدرسہ علمیہ "انوار العلوم" کی بنیاد ڈالی کہ یہ دینی مدرسہ مناسب علمی سطح کا حامل ہے علامہ کی دیگر سرگرمیوں میں "مسجد قاضی جی" الہ آباد میں مرکز نشر و اشاعت، ادارۂ تنظیم خمس و زکات، جامعہ تعلیم الحسینی اور جامعہ حسینی کی تاسیس کے علاوہ دسیوں ایسے ہی اداروں کی تاسیس قابل ذکر ہے۔

علامہ ذیشان حیدر جوادی ۱۴۲۰ھ میں اپنے وطن ہندوستان لوٹے اور ان کو رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای دامت برکاتہ سے دوبارہ وکالت نامہ حاصل کرنے کا شرف ملا۔ موصوف نے بمبئی کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز قرار دیا۔

اور آپ نے "ادارۂ اسلام شناسی"، "اسلامک انٹرنیشنل نیٹ ورک" (WIN) اور "انجمن ائمہ جماعات" بمبئی کی داغ بیل ڈالی۔ اور "انجمن زینبیہ" بمبئی کو نئے سرے سے زندہ کیا - اس کے علاوہ شہر بمبئی میں مستمسک کے منظم دروس کے جلسے منعقد کرتے رہے۔

علامہ ذیشان حیدر جوادی ایک منکسر مزاج، خود دار اور حاضر جواب شخصیت اور زبردست حافظہ کے مالک تھے۔ انہوں نے اسلام اور مذہب تشیع کی تبلیغ و ترویج کے سلسلے میں نمایاں اور قابل قدر خدمات انجام دئے ہیں۔ ان کی قرآن مجید کی تفسیر و ترجمہ کو اردو زبان کے معروف ترین تفاسیر و تراجم قرآن میں شمار کیا جاتا ہے۔ نہج البلاغہ پر ان کی شرح و ترجمہ مختصر مدت میں کئی بار طبع ہو چکا ہے۔

انہوں نے شہید باقر الصدرؒ کی بارہ کتابوں کا ترجمہ کیا ہے جن میں سے نمونہ کے طور پر "فدک فی التاریخ"، "الانسان المعاصر" اور "اقتصادنا" کی دو جلد قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر علماء اعلام کی ۲۵ کتابوں کے ترجمہ و شرح کی ہیں، جیسے "شہداء الفضیلہ"، "النص والاجتہاد"، "الرسالۃ العملیہ السید الخوئی"، "منتخب حلیۃ المتقین"، "الامام الصادق والمذاہب اربعہ" (پہلی اور دوسری جلد)، "کتاب سلیم ابن قیس الهلالی" اور معالم المدرستین نمونہ کے طور پر قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے مجموعی طور ۳۰۰ کتابیں تألیف

و ترجمہ کی ہیں جو اردو، عربی، فارسی، انگریزی، ہندی، گجراتی اور بنگالی زبانوں میں چھپ چکی ہیں کہ ان میں سے "بضعۃ الرسولؐ"، "کربلا شناسی"، "اجتہاد و تقلید" اور "ولایت فقیہ" جیسی کتابوں کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔

علامہ شعر و شاعری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ ان کا تخلص کلیم تھا۔ منقبت اہل بیتؑ میں ان کے چار مجموعے ہیں اور کچھ مرثیے بھی اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں موجود ہیں۔

علامہ جوادی ایک ماہر خطیب تھے اور اردو، عربی، فارسی اور وقت ضرورت انگریزی میں بھی تقریر اور ذکر مصیبت اہل بیتؑ فرماتے تھے۔ فصاحت و بلاغت آپ کی خطابت کی خصوصیات تھے۔ خداوند کریم نے علامہ کو تین بیٹے، مولانا جواد حیدر، مولانا رضوان حیدر اور جناب احسان حیدر اور تین بیٹیاں عطا کی ہیں۔

علامہ جوادی نے کئی بار اسلامی جمہوریہ ایران کا سفر کیا ہے۔ ان کے ہم درسوں میں حضرات آیات سید محمود ہاشمی، سید کاظم حائری، سید باقر حکیم اور محمد علی تسخیری ادام اللہ ظلہم قابل ذکر ہیں۔ علامہ کو امام خمینیؒ، رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ العظمٰی خامنہ ای مدظلہ العالی اور حضرات آیات عظام سید محسن حکیم، سید ابوالقاسم، سید محمد رضا گلپائیگانی، اراکی، شہید باقر الصدر، جمال ہاشمی، محمد حسین شاہرودی، سیستانی اور بہجت کی طرف سے وکالت نامے

حاصل تھے۔

علامہ ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ ۶۲ سال کی ایک بابرکت عمر گذارنے کے بعد سنہ ۱۴۲۱ھ کے عصرِ عاشورا کو ابوظبی میں نماز ظہرین اور سالار شہیدان حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکرِ مصیبت پڑھنے کے بعد دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے اپنے معبود سے جا ملے اور ۱۲ المحرم الحرام کو شہر الہ آباد میں اپنے آبائی قبرستان "دریاباد" میں اپنی والدہ گرامی کے پہلو میں سپرد خاک کئے گئے۔

"یادش گرامی و راہش پر رہرو باد!"

علامہ ذیشان حیدر جوادی (طاب ثراہ) کی تالیفات

۱۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید
۲۔ نقوش عصمت
۳۔ اجتہاد و تقلید
۴۔ اصول و فروع
۵۔ عقیدہ و جہاد
۶۔ ذکر و فکر
۷۔ کربلا شناسی
۸۔ رسالت الٰہیہ
۹۔ آشنائی با نہج البلاغہ
۱۰۔ حی علی الصلاۃ
۱۱۔ حی علی الفلاح
۱۲۔ حی علیٰ خیر العمل
۱۳۔ قد قامت الصلوٰۃ
۱۴۔ اللہ اکبر
۱۵۔ لا الٰہ الا اللہ
۱۶۔ کربلا
۱۷۔ فتنہ صحابیت
۱۸۔ اہل بیت ؑ
۱۹۔ تنظیم و تربیت
۲۰۔ خطبات زہراء سلام اللہ علیہا
۲۱۔ خطبات ثانی زہراء ؑ
۲۲۔ الزہراء المرضیہ ؑ
۲۳۔ زندگی و بندگی
۲۴۔ مطالعۂ قرآن

۲۵۔ اسلام کا عبادی نظام

۲۶۔ اسلام کا اخلاقی نظام

۲۷۔ اسلام کا اقتصادی نظام

۲۸۔ اسلام کا سیاسی نظام

۲۹۔ اسلام کا تعزیراتی نظام

۳۰۔ قیاس

۳۱۔ قمر بنی ہاشمؑ

۳۲۔ تحفۃ العاشقین

۳۳۔ تحفۂ رضویہ

۳۴۔ خمس ایک ایمانی فریضہ

۳۵۔ خمس، حق آل محمدؐ

۳۶۔ نماز و قرآن روایات کی روشنی میں

۳۷۔ حجاب

۳۸۔ بضعۃ الرسولؐ

۳۹۔ عرفان رسالت

۴۰۔ مجالس و محافل ج ۲

۴۱۔ اسلام دین عقیدہ و عمل

۴۲۔ حجّت خدا سے حجّت امام تک

۴۳۔ آخری انقلاب

۴۴۔ امامت و شریعت

۴۵۔ شہید خامس

۴۶۔ روزہ کیسے رکھیں؟

۴۷۔ آسان ترین حج

۴۸۔ فقہی قاعدے

۴۹۔ اردو ادب کے قواعد۔

۵۰۔ کلام کلیم (مجموعۂ شعری)

۵۱۔ سلام کلیم (" ")

۵۲۔ پیام کلیم (" ")

۵۳۔ عزائیات کلیم (" ")

۵۴۔ آیت اللہ حکیم، مسند فقاہت سے آخری آرام گاہ تک

۵۵۔ خاندان و انسان
۵۶۔ اسلام شناسی
۵۷۔ خدا کی راہ میں دو سفر، سفر حج و سفر آخرت
۵۸۔ خمس ایک اسلامی تعلیم
۵۹۔ تبلیغات ایمانی
۶۰۔ غیبت امام زمانہؑ اور ہم
۶۱۔ ثواب الاعمال (عربی)
۶۲۔ ترجمۂ خطبات جمعہ
۶۳۔ خلق عظیم
۶۴۔ اعمالِ عاشورا
۶۵۔ علم رجال
۶۶۔ علم الحدیث
۶۷۔ سوالنامہ قرآن و عترتؑ
۶۸۔ تفسیر سورۂ حمد ۲ج (زیر طبع)
۶۹۔ تفسیر سورۂ بقرہ ۳ج (زیر طبع)
۷۰۔ مختصر اعمال و فضائل ماہ ہای سال
۷۱۔ حسینؑ منّی
۷۲۔ درخواست اسلام
۷۳۔ سؤال و جواب (جزء اوّل)
۷۴۔ " " (جزء دوم)
۷۵۔ " " (جزء سوم)
۷۶۔ " " (جزء چہارم)
۷۷۔ " " (جزء پنجم)
۷۸۔ ترجمہ زیارت ناحیہ
۷۹۔ علیؑ ولی اللہ
۸۰۔ ہماری عزاداری
۸۱۔ ترجمۂ دعائے ندبہ
۸۲۔ " " ابوحمزہ ثمالی
۸۳۔ " " عرفہ
۸۴۔ " " صنمی قریش

٨٥- ترجمۂ دعائے کمیل
٨٦- ,, زیارت جامعہ
٨٧- حکومت اسلامی
٨٨- ولایت فقیہ
٨٩- انا من حسینؑ
٩٠- تحفۂ شب نور
٩١- مراسم عزاداری اور شرعی حدیں
٩٢- بیاض کلیم (شعری مجموعہ)
٩٣- زمین و زمین کربلا
٩٤- پاکیزہ معاشرہ
٩٥- عورت اور شریعت
٩٦- امام علی علیہ السلام
٩٧- حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا
٩٨- امام حسن علیہ السلام
٩٩- امام زمان (عجل)
١٠٠- امام حسین علیہ السلام
١٠١- امام صادق علیہ السلام
١٠٢- تقلید
١٠٣- اسلام کا مالیاتی نظام
١٠٤- شریعت کے مسائل

علّامہ کے ذریعہ شہید باقر الصدرؒ کی کتابوں کا ترجمہ

۱- فدک

۲-الانسان المعاصر

۳-اقتصادنا(الجزء الاول)

۴-اقتصادنا (الجزء الثانی)

۵-المرسل و الرسول و الرسالة

۶-الفتاوی الواضحة

۷-منابع القدرة

۸-خلاصة الاقتصاد

۹-الخطوط التفصیلیة

۱۰- بحث حول الولایة

۱۱-البنک اللاربوی

۱۲- حکومت اسلامی

علاّمہ کے ہاتھوں دیگر علماء اعلام کی کتابوں کا ترجمہ اور شرح

۱- شہداء الفضیلة

۲- النص و الاجتهاد

۳- قرآن حکیم و پیامبر آخر

۴- سیرتنا و سنتنا

۵- الرسالة العملية للسيد الخوئی (قدس سره)

۶- منتخب الاحكام الشرعية للسيد الخوئی (قدس سره)

۷- منتخب حلية المتقين

۸- مرآة الرشاد للمامقانی

۹- الدراية للشهيد الثانی

۱۰- ابوطالب مؤمن قريش

۱۱- الامام الصادق و المذاهب الاربعه (جزء اول)

۱۲- الامام الصادق و المذاهب الاربعه (جزء ثانی)

۱۳- الامامة فی التشريع الاسلامی

۱۴- كتاب سليم ابن قيس الهلالی

۱۵- فلسفه انقلاب حسين علیہ السلام

۱۶- الوثائق التاريخية لثورة الحسين (ع)

۱۷- معالم المدرستین

۱۸- خاک و خاک شفا

۱۹- ثم اهتدیت

۲۰- آداب بندگی

۲۱- نظریة عدالة الصحابة

۲۲- اهل البیت فی الکتاب و السنة

۲۳- ادعیه امام عصر علیه السلام

۲۴- نزهة الناصر و تنبیه الخاصر

۲۵- انوار عصمت

۲۶- مفاتیح الجنان (زیر چاپ)

۲۷- ترجمه و شرح نهج البلاغه

۲۹- ترجمه و شرح اصول کافی

۳۰- صحیفه زهرا

۳۱- الفقه المیسر

۳۲- امام صادق

۳۳- رمضان فضائل و اعمال

۳۴- آموزش قرآن

۳۵- احادیث قدسیه



مجمع جہانی اہل بیت (علیہم السلام)